۱۔

میں نے کاروبار میں رقم لگائی اور نفع اس طرح طے کیا کہ مضارب کا ۴۰ فیصد اور میرا ۶۰ فیصد نیز اس سے پہلے جب معاہدہ کیا تھا تو آخری مرتبہ نفع اور نقصان دونوں نصف نصف طے ہوا تھا مگر دوبارہ جب معاملہ ہوا تو میں نے نقصان طے کرنا بھول گیا اب نقصان ہوا ہے تو ہم کسطرح نقصان کو تقسیم کریں جبکہ مضارب کے اپنے پیسے بھی کاروبار میں انویسٹمنٹ ہیں۔

۲۔

کاروبار میں کس قسم کا نقصان نقصان شمار ہوتا ہے؟ نیز معاملہ کرتے ہوئے اگر نفع نقصان کی شرح متعین کرنا اگر کوئی بھول جائے پھر اس دوران نفع ہو جائے تو نفع کا کیا حکم ہوگا جبکہ عمداً نفع کو متعین کرنا نہیں چھوڑا؟

جابر

Scanned by CamScanner

کیا وہ ایجنٹ آپس میں شرکت کر سکتے ہیں

باہمی طور پر دونوں میں سے جس کو بھی جو پیسے مضاربت کے لیے دیے گئے اور جو نفع اس کو ملے گا وہ اس نفع میں بھی نصف نصف شریک ہو گا تو کیا اس طرح کا معاملہ ٹھیک ہو گا؟ اگر اس عقد کی کوئی شرائط مزید ہیں تو وہ وہ بھی بتا دیں؟ (مزید وضاحت منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

۵- جب ایجنٹ لوگوں سے مضاربت کے طور پر رقم وصول کرتا ہے تو کیا اس پر شرعاً یہ واجب ہے کہ وہ لوگوں (ارباب الاموال) کے سامنے اس بات کی صراحت کرے کہ وہ یہ رقم یا تو خود کاروبار کرے گا یا آگے کسی کمپنی کو مضاربت کے طور پر دے دیگا۔؟

سائل سے فون پر بات ہوئی جس میں اس نے یہ وضاحت

کی کہ سائل اور اس کا ایک ساتھی ملکر بطور انویسٹمنٹ دونوں ملکر (مضاربت پر)

پیسے اکٹھے کرتے ہیں اور مضاربت کمپنی میں دیتے ہیں

اور کمپنی چونکہ ایک متعین مقدار سے کم رقم نہیں لیتی، اس لئے

دونوں اپنے جمع شدہ پیسے ملا کر کمپنی میں آکر جمع کرائیں

اور اس سے حاصل ہونے والے نفع میں (دونوں شریک ہوں) تو یہ درست ہے یا

نہیں...؟

واضح رہے کہ سائل کا اپنا کاروبار بھی ہے، لیکن

دونوں سے رقم لیتے وقت یہ صراحت نہیں کی جاتی کہ یہ رقم

کسی دوسری کمپنی میں بطور مضاربت دی جاتی ہے۔

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔مذکورہ معاملہ شرعاً مشارکہ ہے، جس میں نفع فریقین باہمی رضامندی سے جو بھی طے کرلیں، جائز ہے، لیکن نقصان ہمیشہ فریقین اپنے لگائے ہوئے سرمایہ کے بقدر ہی برداشت کریں گے، خواہ معاملہ کرتے وقت اس کی صراحت کی ہو یا نہ کی ہو۔ لہذا صورتِ مذکورہ میں مثلاً اگر کل سرمایہ کا ساٹھ فیصد رب المال نے لگایا ہو اور باقی چالیس فیصد مضارب نے لگایا ہو تو نقصان ہونے کی صورت میں کل نقصان کا ساٹھ فیصد رب المال برداشت کرے گا اور چالیس فیصد مضارب برداشت کرے گا۔

المجلة – (۱ / ۲۶۳)

مادة : الضرر والخسار الواقع بلا تعد ولا تقصير منقسم على كل حال على مقدار رأس المال وإذا شرط على وجه آخر فلا يعتبر

الفتاوى الهندية – (۲ / ۳۲۰)

ولو شرطا العمل عليهما جميعا صحت الشركة وإن قل رأس مال أحدهما وكثر رأس مال الآخر واشترطا الربح بينهما على السواء أو على التفاضل فإن الربح بينهما على الشرط والوضيعة أبدا على قدر رءوس أموالهما كذا في السراج الوهاج

الفتاوى الهندية – (۲ / ۳۲۰)

اشتركا فجاء أحدهما بألف والآخر بألفين على أن الربح والوضيعة نصفان فالعقد جائز والشرط في حق الوضيعة باطل فإن عملا وربحا فالربح على ما شرطا وإن خسرا فالخسران على قدر رأس مالهما كذا في محيط السرخسي

(۲)۔۔۔کاروبار میں ہونے والا ہر وہ نقصان جو کام کرنے والے کی غفلت اور کوتاہی کے بغیر لازم آئے ایسا نقصان کاروبار میں نقصان کہلائے گا یعنی ہر شریک اپنے لگائے ہوئے سرمائے کی بقدر اس نقصان کو برداشت کرے گا۔

تاہم وہ نقصان جو عامل کی کوتاہی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہو، اس کا ضامن صرف کام کرنے والا اور کوتاہی کرنے والا ہوگا باقی شرکاء پر اس نقصان کا ضمان نہیں ہوگا۔

المجلة – (۱ / ۲۶۳)

مادة : يقسم الربح في الشركة الفاسدة على مقدار رأس المال فإذا شرط لأحد الشريكين زيادة فلا تعتبر

Scanned by CamScanner

مادة الضرر والخسار الواقع بلا تعد ولا تقصير منقسم على كل حال على

مقدار رأس المال وإذا شرط على وجه آخر فلا يعتبر .

(۳)۔۔۔معاملہ کی ابتداء میں نفع کی شرح فیصد متعیّن نہ کرنے کی وجہ سے معاملہ شرعاً فاسد ہوگا، اوراب نفع فریقین میں ان کے لگائے ہوئے سرمایہ کے بقدر ہو تقسیم ہوگا۔

الفتاوى الهندية – (٢ / ٣٠١)

وشرط جواز هذه الشركات كون المعقود عليه عقد الشركة قابلا للوكالة كذا

في المحيط وأن يكون الربح معلوم القدر فإن كان مجهولا تفسد الشركة

الفتاوى الهندية – (٢ / ٣٣٥)

وكل شركة فاسدة فالربح فيها على قدر رأس المال

(۴)۔۔۔واضح رہے کہ مضارب کے لئے ربّ المال کی اجازت کے بغیر راس المال کسی دوسرے کے مال کے ساتھ ملانا یا آگے بطورِ مضاربت یا شرکت کسی اور کو دینا جائز نہیں، اگر اس نے بغیر اجازت کے آگے کسی کو دیا اور کاروبار میں نقصان ہو گیا تو اس کا ضمان مضارب سے وصول کیا جائے گا۔

لہٰذا مذکورہ صورت میں سائل اور اس کا ساتھی جب لوگوں سے مضاربت کے طور پر رقم وصول کریں تو شرعاً ہر ایک پر یہ لازم ہے کہ وہ سرمایہ دینے والے سے اس بات کی اجازت لے کہ وہ اس رقم کو ایک دوسرے کی جمع کی ہوئی رقم کے ساتھ ملا کر آگے کسی مضاربت کمپنی کو بطورِ مضاربت دے گا۔ اجازت حاصل ہو جانے کے بعد نفع ہونے کی صورت میں ہر ایک اپنے ربّ المال یعنی سرمایہ لگانے والے سے طے کئے ہوئے تناسب کے حساب سے نفع لے سکتا ہے۔

(٤)درر الحكام في شرح مجلة الأحكام (٣/ ٤٤٣)

لا يكون المضارب في المضاربة المطلقة أي الغير المقيدة بزمان أو مكان أو نوع أو شخص مأذونا بمجرد عقد المضاربة بخلط مال المضاربة بماله أو بمال غيره ولا بإعطائه إلى آخر مضاربة أو بعقد الشركة مع آخر (رد المحتار) ---لم يجز للمضارب إعطاء مال المضاربة لآخر؛ لأن الشيء لا يستلزم مثله أو أعلاه (رد المحتار) ---أما تصرف المضارب فليس بحكم الملكية بل بحكم الوكالة فلذلك يجب التنصيص أو التفويض المطلق لجواز إعطاء المال مضاربة كما في المادة الآتية وكذلك ليس للوكيل الخاص توكيل الآخر ما لم يقل له الأصيل: اعمل برأيك (مجمع الأنهر)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ٦٤٩)

(لا) يملك (المضاربة) والشركة والخلط بمال نفسه (إلا بإذن أو اعمل برأيك)

إذ الشيء لا يتضمن مثله

رد المحتار– (٥ / ٦٥٠)

(قوله: إذ الشيء) علة لكونه لا يملك المضاربة، **ويلزم منها نفي الأخيرين؛ لأن الشركة والخلط أعلى من المضاربة؛ لأنهما شركة في أصل المال**

(١٢)الفتاوى الهندية (٤/ ٣٠٠)

إذا دفع الرجل إلى رجل ألف درهم مضاربة وقال له اعمل فيه برأيك فدفع المضارب إلى غيره مضاربة وقال له اعمل فيه برأيك كان للثاني أن يدفع إلى الثالث مضاربة وكان المضارب الثاني في هذا مثل الأول كذا في الذخيرة ولو كان الأول دفع إلى الثاني مضاربة ولم يقل له اعمل فيه برأيك فليس للثاني أن يدفعه كذا في المحيط ـ

(۵)۔۔۔جی ہاں! شرعاً لازم ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ٦٤٩)

(لا) يملك (المضاربة) والشركة والخلط بمال نفسه (إلا بإذن أو اعمل برأيك)

إذ الشيء لا يتضمن مثله

رد المحتار– (٥ / ٦٥٠)

(قوله: إذ الشيء) علة لكونه لا يملك المضاربة، **ويلزم منها نفي الأخيرين؛ لأن الشركة والخلط أعلى من المضاربة؛ لأنهما شركة في أصل المال**.........

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عاطف

محمد عاطف

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳شعبان۔۱۴۳۴ھ

۲۳جون۔۲۰۱۳ء

Scanned by CamScanner